دھوبی کی چالاکی

کسی مُلک پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اُس کا نام خاقان تھا۔ اس کے پاس بہت سے کالے ہاتھی تھے۔ سفید ہاتھی ایک بھی نہ تھا جبکہ پڑوسی مُلک کے بادشاہ کے پاس پانچ سفید ہاتھی تھے اور اس کا مُلک سفید ہاتھیوں کے مُلک کے نام سے دُور دُور تک مشہور تھا۔

خاقان کی خواہش تھی کہ اپنے پڑوسی بادشاہ سے ملنے کے لیے سفید ہاتھی پر بیٹھ کر جائے۔ اس نے اعلان کروایا تھا کہ جو شکاری بادشاہ کو سفید ہاتھی لا کر دے گا اس کو ہاتھی کے وزن کے برابر اشرفیاں انعام میں دی جائیں گی۔ بہت دن گزر گئے لیکن کوئی شخص بادشاہ کے لیے سفید ہاتھی نہ لا سکا۔

بادشاہ کی رعایا میں ایک کمھار اور ایک دھوبی بھی رہتے تھے۔ کمھار اپنے فن میں بہت ماہر تھا۔ وہ بہت خوبصورت برتن بناتا تھا لیکن حد درجہ سُست اور کاہل تھا۔ کمھار کے مقابلے میں دھوبی بہت محنتی تھا۔ اُس کی آمدنی بہت اچھی تھی۔ کمھار اور اس کی بیوی دھوبی کی آرام دہ زندگی سے بہت جلتے تھے۔ وہ ہمیشہ اُسے نُقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے تھے۔

ایک دن کمھار بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ”جہاں پناہ! میرے پڑوس میں ایک دھوبی رہتا ہے۔ وہ اپنے کام میں بہت ماہر ہے۔ وہ کالے کپڑوں کو دھوکر دُودھ کی طرح سفید کر دیتا ہے۔ عالی جاہ! آپ اُسے حکم دیں کہ وہ آپ کے کالے ہاتھی کو دھوکر سفید کر دے۔ اس طرح بادشاہ سلامت کو ایک سفید ہاتھی مل جائے گا۔“

بادشاہ نے دھوبی کو بُلایا اور کمھار کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کے لیے کہا۔ دھوبی سمجھ گیا کہ یہ سب کمھار کی چال ہے۔ اُس نے کہا، ”بادشاہ سلامت! آپ کا حُکم سر آنکھوں پر۔ برائے مہربانی آپ میرے پڑوسی کمھار کو حکم دیں کہ میرے لیے اتنا بڑا ٹب بنا دے جس میں کالے ہاتھی کو دھوکر میں سفید کر سکوں۔ یہ کام دریا میں نہیں ہوسکتا۔ دریا کا پانی گرم نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے ہاتھی کو بھٹّی میں چڑھانے اور اسے سفید کرنے کے لیے انتہائی گرم پانی کی ضرورت پڑے گی۔“

اب بادشاہ نے کمھار کو حکم دیا، ”سنو! تم ہاتھی کو نہلانے کے لیے فوراً ایک بڑا ٹب بناؤ۔ یہ بہت ضرُوری ہے۔“

کمھار اور اس کے خاندان کو بہت بڑا ٹب تیار کرنے میں تین ماہ لگ گئے۔ کئی لوگ اُسے اُٹھا کر بادشاہ کے دربار تک لائے لیکن یہ کیا! ہاتھی کے پاؤں رکھتے ہی ٹب ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔

بادشاہ نے کمھار کو دُوسرا ٹب بنانے کا حکم دیا۔

کمھار نے بڑی محنت سے دؤسرا مضبوط ٹب بنایا۔ اُسے کئی لوگ مل کر دربار میں لائے۔ ٹب میں پانی بھرا گیا۔ دھوبی نے اس کے نیچے آگ سُلگائی۔ ہاتھی کو اس میں داخل کیا گیا لیکن یہ ٹب بھی کام نہ آیا۔ اس کا پیندا اتنا موٹا تھا کہ آگ کی گرمی پانی تک نہ پہنچ سکی۔

غرض ٹب بنانے کا کام چلتا رہا۔ کمھار اور اس کے خاندان والے ٹب بنا بنا کر پریشان ہو گئے۔

ایک دن کمھار بادشاہ سلامت کو ایک نیا ٹب دِکھا رہا تھا کہ اتنے میں کئی شکاری دوڑتے ہوئے دربار میں داخل ہوئے۔ انھوں نے چِلّا کر کہا، ”جہاں پناہ! آپ کو فتح مُبارک ہو۔ ہم نے آپ کے لیے ایک سفید ہاتھی پکڑ لیا۔ اب لوگ آپ کو سفید ہاتھی کا بادشاہ کہیں گے۔“

سفید ہاتھی بادشاہ سلامت کے حضوٗر میں پیش کیا گیا۔ بادشاہ خوشی کے مارے دھوبی، کمھار اور ہاتھی کو نہلانے والے ٹب کو بھوٗل گیا۔

اس طرح کمھار کی جان بچی اور دھوبی نے بھی خدا کا شکر ادا کیا۔

(احمد جمال پاشا)